جلد ۳۳ | ۲۷ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۶۴ ھ | ۲۷ مارچ ۱۹۴۵ ء | نمبر ۷۳

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

ناصر آباد سندھ ۲۲ ماہ امان (بذریعہ ڈاک) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع دی ہے۔ کہ حضور کو کل مالکھنے ابرو کے مقام پر درد کی شکایت رہی۔ آج خدا کے فضل سے طبیعت نسبتاً اچھی ہے حضور کے اہل بیت اور خدام خیریت سے ہیں۔

قادیان ۲۶ ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ــــ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت اچھی ہے ــ سیدہ ام وسیم حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

مولوی محمد یار صاحب عارف گیانی عباد اللہ صاحب اور ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل ملکھانوالہ ضلع

موجودہ زمانہ کے نذیر کی چند انذاری پیشگوئیاں

خدا تعالےٰ دُنیا کی اصلاح کے لئے اپنے مامورین کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کی اس آواز پر لبیک کہتے ہیں جسے مامور کے ذریعہ بلند کیا جاتا ہے۔ اور اپنے عقائد و اعمال میں خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تبدیلی پیدا کر لیتے ہیں۔ ان کو مامور دُنیا اور آخرت کی کامیابی کی بشارت دیتا اور خدا تعالےٰ کے انعامات کا وارث بننے کی خوشخبری سناتا ہے۔ لیکن جو لوگ تکبر و تمرد کا اظہار کرتے بداعمالیوں اور بدکرداریوں میں غرق رہتے۔ اور خدا تعالےٰ کی مخلوق کے لئے ظلم و ستم روا رکھتے ہیں۔ ان کو مالکِ حقیقی اور قادر و توانا خدا کی گرفت سے قبل از وقت ڈراتا اور خوف دلاتا ہے۔ تاکہ اگر وہ خوشی کی خبر سنکر خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تو اس کے خوف سے اس کی طرف جھکیں۔ اور دُنیا کی تباہی اور آخرت کی بطش شدید سے بچ جائیں۔

اسی سنت اللہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا کو خدا تعالےٰ کے جن زور آور حملوں سے بہت عرصہ قبل آگاہ فرمایا۔ ان میں سے چند ایک کو مکرم قاضی اکمل صاحب نے ایسے رنگ میں ترتیب دیا ہے۔ کہ فوری طور پر دیکھنے والے کی نظر سے گزر سکیں۔ اور خوفِ خدا رکھنے والے کے دل میں اپنا نقش جما سکیں۔

ناظرین ان الہامات کا مقابلہ موجودہ جنگ کے واقعات اور حادثات سے کر کے دیکھیں۔ کہ یہ کس صفائی کے ساتھ حرف بحرف درست ثابت ہو چکے ہیں۔ اور جب ان کی صداقت میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ تو جس انسان نے آج سے کئی سال قبل انہیں پیش کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے کلام کے طور پر پیش کیا۔ اس کی صداقت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

یہ چھوٹی سی بات اہلِ دانش کے لئے بڑے ہی غور و فکر کے قابل ہے۔ کیونکہ اس کے نتائج اسی دُنیا تک محدود نہیں۔ بلکہ آخرت تک ممتد ہیں (ایڈیٹر)

ھَلْ وَجَدْتُمْ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا؟

وہ تباہی آئیگی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دُنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار

(حضرت مسیح موعودؑ سنہ ۱۹۰۵ء)

الہام ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء:- اَرَدْتُ زَمَانَ الزَّلْزَلَۃِ (بدر سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳)
یعنی خدا فرماتا ہے۔ کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ اب دنیا پر زلزلوں کا زمانہ آجائے

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء۔ لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دونگا۔ (بدر سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳)

۱۲ مئی سنہ ۱۹۰۷ء۔ الہام ہوا:- ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا (بدر سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۰)

حقیقۃ الوحی مطبوعہ سنہ ۱۹۰۷ء:-

۱:- اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور ایشیا تو بھی محفوظ نہیں
۲:- اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔
۳:- نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔
۴:- لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔
۵:- میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں

تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار

(مہدی موعود سنہ ۱۹۰۵ء)

سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تمام مبلغین سلسلہ کے لئے ضروری اعلان

جیسا کہ نظارت امور عامہ کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے۔ کہ اس وقت احمدیہ گریزن کمپنی کے لئے پچاس احمدیوں کی ضرورت ہے۔ چونکہ یہ مطلوبہ تعداد قومی مفاد کے پیش نظر پوری کرنی ضروری ہے۔ اس لئے میں جملہ مبلغین ہند کو ناظر صاحب امور عامہ کی خواہش کے مطابق ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں نوجوانوں میں تحریک کر کے نظارت امور عامہ کی امداد کریں۔ جو لوگ تیار ہوں۔ ان کو فوراً قادیان بھجوانے کا انتظام کریں۔ آنے والے امیدواروں کو کرایہ ادا کر دیا جائیگا۔ امیدوار کی عمر ½۱۷ سال سے ۴۰ سال تک ہونی چاہیئے۔ نظر ٹھیک ہو۔ ریٹائرڈ فوجی کی عمر ۴۵ سال بھی ہو سکتی ہے۔ مبلغین اس بارے میں جو کوشش کریں۔ اس سے مجھے بھی اطلاع دیتے رہیں۔ مجلس مشاورت کے موقع پر بالخصوص امیدوار بھجوانے کی سرگرم کوشش کی ضرورت ہے۔ (مرزا شریف احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تعلیم الاسلام کالج

ہمیں تمام ان نوجوانان احمدیت کے پتے مطلوب ہیں۔ جو امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کسی صوبہ کسی یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ امید ہے۔ کہ نوجوان جلد از جلد اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نام اور پتوں سے مطلع کرینگے۔ (مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

چھ ماہہ نقشہ بیعت جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند

جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند کی سابقہ چھ ماہ (از ستمبر ۱۹۴۴ء تا فروری ۱۹۴۵ء) کی بیعت کا نقشہ تیار کیا گیا ہے۔ اس نقشہ سے ہر جماعت کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس عرصہ میں ان کی تبلیغی جدوجہد کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ امراء صاحبان یا پریذیڈنٹ صاحبان مشاورت کے موقعہ پر متذکرہ نقشہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے وصول فرمالیں۔ اور اگر وہ خود تشریف نہ لا رہے ہوں۔ تو اپنے نمائندگان کے ذریعہ منگوا کر ممنون فرمائیں۔ (انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

مجلس مذہب و سائنس کے زیر انتظام مفید سلسلۂ تقاریر

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام لیکچروں کا ایک مفید سلسلہ پبلک کی علمی معلومات بالخصوص فلسفہ۔ سائنس اور اقتصادیات وغیرہ علوم جدیدہ میں اضافہ کے لئے شروع کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا لیکچر "دنیا کی موجودہ تحریکوں" کے عنوان پر جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مورخہ ۲۹ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں فرمائینگے انشاء اللہ۔ امید ہے۔ کہ احباب پوری دلچسپی لینگے۔ اور بالالتزام شریک ہو کر مستفید ہونگے۔ انشاء اللہ آلہ نشر الصوت کا بھی انتظام کیا جائیگا۔ (جنرل سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس)

نمائندگان مجلس مشاورت اور اعانت فرقان

رسالہ فرقان عرصہ چار سال سے پیغامی زہر کے ازالہ کے سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کر رہا ہے۔ اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رسالہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "میں نے اجازت دی ہے۔ کہ دو تین سال تک ابھی رسالہ فرقان برابر شائع کیا جائے۔ اور آئندہ صرف غیر مبایعین سے تعلق رکھنے والے مضامین ہی اس میں شائع نہ ہوں۔ بلکہ بہائیوں کے زہر کا بھی ازالہ کیا جائے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جس طرح پہلے اس میں حصہ لیتے رہے ہیں اور اسکی اشاعت کے لئے ثواب میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اس دوسرے دور میں بھی رسالہ فرقان جاری رکھنے والوں کی ہمت افزائی کرینگے۔ اور رسالہ کی اشاعت میں حصہ لینگے۔"

حضور کا ارشاد گرامی پہنچاتے ہوئے مجلس مشاورت میں شریک ہونیوالے نمائندگان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے تمام افراد سے رسالہ کی اعانت کے طور پر رقوم وصول کر کے لیتے آئیں۔ اسی طرح احباب جماعت کی خدمت میں معروض ہوں۔ کہ وہ اپنے نمائندگان کو ضرور خندہ پیشانی سے حتی المقدور چندہ ادا فرمائیں۔ (سیکرٹری مال مجلس رفقاء احمدؐ)

کیا دیکھ رہا ہوں؟

(از مکرم مولوی برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ)

اک جلوۂ صد ہوش ربا دیکھ رہا ہوں
للہ بتا دو مجھے کیا دیکھ رہا ہوں؟

مخمور نگاہوں کی وہ بکھری ہوئی مستی
اس کیف سے معمور فضا دیکھ رہا ہوں

ساقی کی نگاہوں میں قیامت کے ہیں جلوے
رگ رگ میں نیا حشر بپا دیکھ رہا ہوں

اللہ غنی حضرت محمود کا اعجاز
بت خانوں میں ایماں کی ادا دیکھ رہا ہوں

پھر حسن کی سرکار میں ہے عشق سرافراز
دلدادۂ تسلیم و رضا دیکھ رہا ہوں

ظلمات کی راتوں کے گئے خواب پریشاں
اب برقِ تجلّی کی ضیا دیکھ رہا ہوں

اے شمعِ محبت ترے پروانوں کے صدقے
جانبازئ اربابِ وفا دیکھ رہا ہوں

صد شکر گر آ کے درِ یار پہ آ گئے
تیرا کرم اے لغزشِ پا دیکھ رہا ہوں

ہیں مصلح موعود بھی اور فضلِ عمر بھی
ہر رنگ میں اک شانِ خدا دیکھ رہا ہوں

رحمت کا نشاں بن کے مسیحا نفس آیا
مُردوں میں بھی آثارِ بقا دیکھ رہا ہوں

جو طائرِ دل دیر سے منقار بپر تھا
اس دور میں پھر نغمہ سرا دیکھ رہا ہوں

گو میں ہوں تہی دست پہ اس دستِ سخا کو
آمادۂ صد جود و عطا دیکھ رہا ہوں

زندہ رہے یہ سوز کہ اس سوز میں یا رب
میں دردِ محبت کی دوا دیکھ رہا ہوں

لائق ہوں وفا کیش جفا کوش نہیں ہوں
دنیا سے وفا کر کے جفا دیکھ رہا ہوں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام انگلستان اور ہندوستان کے نام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ جو مندرجہ بالا عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ کے لئے نہایت اہم خطبہ ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس کے ذریعہ ہندوستان کی آزادی کے رستہ کو کھول دیا ہے۔ وہ رستہ جو اس وقت تک بند چلا آ رہا تھا۔ اس خطبہ کے بعض فقرات خدام الاحمدیہ پشاور نے ایک چار صفحہ کے ٹریکٹ میں امیر جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے شائع کئے۔ اور سرحدی اسمبلی کے اجلاس کے پیش نظر کثرت سے تقسیم کئے ہیں۔ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لئے دوسری جماعتوں کو بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ خاکسار سعید حسن ناظم خدمت خلق خدام الاحمدیہ پشاور

جماعت کے دو مخیر اصحاب کا انصار اللہ کیلئے گرانقدر عطیہ

جیسا کہ اخبار الفضل ۲۶ر فروری ۱۹۴۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ مجلس انصار اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انصار اللہ کے کام کی وسعت اور اہمیت کے پیش نظر انصار اللہ کے لئے دفتر کی عمارت تیار کی جائے۔ اور تبلیغ کے کام کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے زبانی تبلیغ کے علاوہ شعبہ نشر و اشاعت کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچایا جائے۔ اس ضمن میں ۲۶ر فروری ۱۹۴۵ء کے اخبار الفضل میں فہرست وصولی چندہ اور مواعید کی شائع ہو چکی ہے۔ اب تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے پانچ پانچ صد روپیہ کے دو چک وصول ہوئے ہیں۔ (۱) جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد -/۵۰۰ - جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر حیدر آباد دکن -/۵۰۰ ہر دو بزرگوں کی اس پیشکش کو شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ نیز جماعت کے دیگر مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اس کار خیر میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا تعمیر کا کام شروع کیا جا سکے۔ (قائد مال مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

مثیلِ اسماعیل علیہ السلام بنو

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "ہم ابراہیم ثانی کی روحانی نسل سے ہیں۔ اور جب تک یہ روحانی تعلق قائم ہے۔ ہمیں کوئی بھی نہیں مٹا سکتا۔ یہ روحانی تعلق قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو حضرت اسماعیل کا مثیل ثابت کرے۔ اور اپنی جان کو دین کی خدمت کے لئے ایک حقیر تحفہ کے طور پر پیش کر دے"۔ (انچارج تحریک وقف)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اُمت محمدیہ میں شہیدیت بطور انعام

شہید۔ لغوی معنے حاضر الوقت گواہ۔ اصطلاحی معنے جانور کو لے کر آگے آگے چلنے والا بمقابلہ سائق کے جو پیچھے سے ہانکے۔ راہنما (امام) عرف عام میں مقتول فی سبیل اللہ (جسے حیات ابدی حاصل ہو جائے)

شہید کی مثال ایسے تیل بتی بھرے دیئے کی ہے۔ جس سے اس کا مالک اپنے حسب منشاء کام لے کر اس کی ہستی کو قبل از وقت ختم کر دے۔ ایسے دیئے کا اگرچہ فعل ختم ہو گیا ہوتا ہے۔ مگر اس کا وجود نہیں ختم ہوتا۔ بلکہ وہ قائم رہتا ہے۔ یا یوں کہیں کہ اسے بقائے دوام حاصل ہو جاتا ہے۔ یا پھر مثال ایک دانے کی ہے۔ کہ جب وہ زمین میں دفن ہو کر فنا کے مقام کو قبول کر لیتا ہے۔ تو اس سے اس کے نمونے کے ہزاروں دانے پیدا ہو کر پہلے دانے کی بقا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح شہید اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی ہستی کو کھو کر اپنے ایسے مثیل پیدا کر جاتا ہے۔ جو اس کے نمونے کو دنیا میں قائم رکھ کے اس کے لئے حیاتِ ابدی کا باعث بن جاتے ہیں۔ پس شہیدیت سے مراد بقائے دائمی ہے۔ جو ایک شہید کو اس کے پیدا کردہ نام لیواؤں کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے مراتب کو روز بروز بلند کرتی چلی جاتی ہے۔ یہ تیسرا انعامی مقام ہے۔ جو قرآن مجید میں امت محمدیہ کے لئے موعود و مقدر ہو چکا ہے۔

عطیہ کوثر

عطیہ کوثر بھی اسی مقام کا دوسرا نام ہے یعنی ایسا مقام جس کے اہل کو ابتریت سے بچا کر نام لیواؤں کی ہر خیر و برکت سے ممتاز کر دیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شبِ معراج میں کوثر ایک نہر کی صورت میں دکھائی دیا۔ جس کے کنارے مجوف موتیوں کے تھے (بخاری) تعبیراً نہر ایک ایسی جاری چیز کا نام ہے۔ جس سے پیاس بجھے۔ اور باغ سیراب اور سرسبز ہوں موتیوں سے مراد ولدان مخلدون ہیں۔ یعنی ایسے بیٹے یا نام لیوا جو اذا رأیتھم حسبتھم لؤلؤاً منثورا (قرآن مجید سورہ دہر)

کا مصداق ہو۔ گویا عالم دنیا ہو یا عقبےٰ میں بہترین سے بہترین مسکن یہی نام لیواؤں کی نہر ہے۔ جو شہدا کو بطور جزا ملتی ہے۔ اس سے ان کا نام ہی قائم نہیں رہتا بلکہ اعمال جاریہ کے ثواب سے ان کے مراتب روز بروز بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

نام لیوا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ روحانی یا صلبی۔ روحانی وہ جو شہید کی تعلیم سے پیدا ہوں۔ صلبی وہ جو اس کی پشت سے پیدا ہوں۔ خواہ فرزندان نرینہ کی اولاد ہوں خواہ مادینہ کی۔

کفار کا ایک غلط نظریہ

یہ ایک قومی رواج پڑ گیا ہے۔ کہ نسل فرزندان نرینہ سے شمار ہوتی ہے۔ اور اہل دنیا فرزندان نرینہ کو پسند کرتے۔ اور ان پر فخر کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اکلوتے بیٹے کا جب خردسالی میں انتقال ہو گیا۔ تو ان کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اس وقت بقید حیات تھیں۔ مگر ان کے موجود ہوتے ہوئے کفار نے خوش ہو کر کہا بُتِرَ محمدٌ (تفسیر جلالین) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم (معاذ اللہ) ابتر ہو گئے۔

یہ اسی لئے کہا تھا کہ قومی رواج کے موافق نسل فرزندان نرینہ سے شمار ہوتی تھی۔ اور ان کے خیال میں اب کوئی موقعہ نہیں رہا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام قائم رہے۔ اور وہ اس پر بہت خوش تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے سورۂ کوثر اتار کر حقیقتِ حال کو کھول دیا۔ اور اپنے حبیب کو عطیہ کوثر کی۔ اور ان کے دشمن کو مقطوع النسل ہو جانے کی خبر دی۔ نتیجہ یہی ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روحانی نسل اتنی بڑھی۔ کہ ابوجہل کا اکلوتا بیٹا حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی مسلمان ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرزندوں میں آملا۔ اور ابوجہل ابتر ہو گیا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام لیوا اتنے بڑھے۔ کہ اس وقت بھی روئے زمین پر سب سے زیادہ تعداد انہی کی ہے۔

ایک جملہ معترضہ اور پانی کا حوض

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کو چونکہ کربلا میں پیاس کی مصیبت پیش آگئی تھی۔ اس کی تلافی میں جن لوگوں نے امام موصوف کے لئے کوثر چاہا۔ ان کی نظر پانی کے حوض سے آگے نہ جا سکی۔ اور کوثر کا حقیقی مفہوم ان کی دانست سے اوجھل رہا۔ حالانکہ حضرت امام شہید کا دشمن (یزید) ابوجہل کی طرح اپنا جانشین بیٹا کھو کر خود ہی ابتر ہو گیا تھا۔ اور امام موصوف کی اولاد دنیا میں اتنی بڑھی۔ کہ سیدوں کا شمار ہی نہ رہا۔ بلکہ بعض بناوٹی سید بھی فخریہ ان میں جا ملے۔

اللہ تعالےٰ کی حکمتِ بالغہ

بایں ہمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاں چونکہ کوئی ایسا فرزند نہ ہوا تھا۔ جس کی نسل چلتی۔ اور رواج قومی کو پورا کرتی۔ اس لئے عطیہ کوثر اس پہلو سے خالی رہ کر کفار کے زیر اعتراض چلا آیا۔ مگر قربان جائیں اس عزیز الحکیم کی ذات کے جس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہے۔ جیسے وہ خود یکتا اور بیٹوں کے سہارے سے پاک ہے۔ اس نے اپنے بے مثل حبیب کو بھی بیٹوں کی ہمسری سے پاک رکھا۔ اور اہل عالم کو ڈنکے کی چوٹ سنا دیا۔ کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ یعنی قومی رواج تو یہ چاہتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کوئی پختہ عمر فرزند نرینہ ہو۔ جس سے ان کی صلبی نسل چلے۔ اور اس سے ان کا نام قائم رہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ نہیں وہ ایسی ابویت کے محتاج نہیں ہیں۔ بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ اور خاتم النبیین۔ اور اس قبیل سے ان کے نام کو قیام ہو گا۔ اور وہ صاحب کوثر ہوں گے۔

یہ بات فرما کر حقیقتِ حال کو بھی کھول دیا۔ اور کفار کے من گھڑت اعتراض کو بھی کاٹ کے رکھ دیا۔ کہ تو اگر تمہارے دل میں یہی خلجان ہے۔ تو ہم اس اعزاز کو اپنے محبوب کی غلامی پر نثار کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا ہی کی نسل سے ایک ایسا فرزند ارجمند (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ التحیۃ والسلام) پیدا کیا۔ کہ اسے نبوت بھی عطا ہوئی۔ اور فرزندان نرینہ بھی۔ اور وہ بھی ایسے کہ ایک طرف وہ رجالٌ من ابناء الفارس کے مصداق ہیں۔ تو دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کے صلبی فرزند اور نام لیوا ہیں۔ اور بفضلہ تعالےٰ اس کثرت سے بڑھ رہے ہیں۔ کہ کوثری رنگ ان سے بالبداہت عیاں ہے۔

پس جو اعتراض کفار کو آقا کی ذات پر نظر آتا تھا۔ وہ ان کی بعثتِ ثانیہ میں ان کے غلام کے ہاتھ پر آ کے بدرجہ اولیٰ کٹ گیا۔ دنیا کا کوثر تو یہی ہے۔ مگر جو کچھ قیامت کو ملے گا۔ وہ کہیں بڑھ چڑھ کر ہو گا۔

ایک اور نکتہ قابل غور

مسیح محمدی مسیح ناصری کی مثال پر آیا دشمنوں نے دونوں کے مار گرانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ مگر انہوں نے انتہائی صبر سے کام لیا۔ اور پیغام الٰہی پہونچاتے رہے۔ اللہ تعالےٰ نے دونوں کو شہیدیت کا مقام عطا کر کے انہیں بے انداز نام لیواؤں کے عطیات سے مشرف کر دیا۔ محمدی مسیح چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بھی بروز تھا۔ اس کے خلفاء آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کے خلفاء ہیں۔ اور صدیقی اور فاروقی صفات سے متصف ہوئے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پہلے ہی نوشتۂ قدرت کو پڑھ کر فرما دیا تھا۔ کہ مسیح محمدی کی تزویج اور اولاد بھی ایسے نام لیواؤں کا منبع اور ماخذ ہو گی کہ جب ہم دونوں ایک ہی قبر یعنے برزخی مقام میں ہونگے۔ تو ہم دونوں کے مشترک نام لیوا ہونگے۔ وہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں یوں واقع ہوئی ہے۔

عن عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینزل عیسیٰ ابن مریم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسة واربعون سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری۔ فاقوم انا و عیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر (رواہ ابن جوزی فی کتاب الوفاء)

یعنی مہدی مسیح جب (دربار الٰہی سے رسالت لے) زمین والوں کی طرف نزول فرمائے گا۔ (یعنی مبعوث ہوگا) تو اس کے بعد اس کی تزویج واقع ہوگی۔ اور اولاد (بطور نشانِ الٰہی) پھر پینتالیس سال رہ کر جب وفات پائے گا۔ تو وہ میری ہی قبر میں دفن ہوگا۔ یعنے ہم دونوں کا برزخی مقام (جو خلفاء کے اعمال صالحات سے بطور جزائے جاریہ کے ملا کرتا ہے) ایک ہی ہوگا۔ اور وہ ابوبکر اور عمر کے درمیان ہوگا۔ (یعنی خلفا مشترک ہونگے اور وہ صدیقی اور فاروقی صفات لئے ہوتے ہونگے)

تمثیلی زبان

قرائن سے واضح ہے۔ کہ یہ حدیث تمثیلی زبان میں ہے۔ اور تمثیلی زبان کا خاصہ ہے کہ وہ استعارات اور تشبیہات سے پُر ہوتی ہے۔ اور ہر ترقی یافتہ قوم کی زبان کا جزو اعظم اور زیب و زینت ہوتی ہے۔ وہ اس لئے بولی جاتی ہے کہ لمبی بات مختصر الفاظ میں ادا ہو جائے اور سامعین کی سمجھ میں جلدی آجائے۔ مثلاً عرفی شاعر اپنے متعلق مریم اور ابن مریم کی تمثیل باندھ کر کہتا ہے۔ ؎

مریم من فیض جبریل از فراج خود گرفت
مریمے ما بُرد بالا ذہن عیسے زائے من

پھر سعدی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے۔ ؎

ہے میردت عیسے از لاغری
تو در بند آنی کہ خر پروری

تمثیلی زبان میں کبھی ایک ہی وجود کو اس کی مختلف صفات کے باعث کئی نام دے دیئے جاتے ہیں کبھی مختلف اشخاص کو ایک ہی صفت کا حامل ہونیکی وجہ سے ایک ہی نام دے دیا جاتا ہے۔ ایسی مثالیں ہر زبان میں ملتی ہیں۔

سلسلہ محمدیہ چونکہ سلسلہ موسویہ کے مشابہ ہے۔ اس لئے تمثیلاً ابن مریم سے یہاں مراد محمدی مسیح ہے۔ یعنی امت محمدیہ کا وہ خلیفہ جس نے اسرائیلی عیسے کی مثال پر آنا ہے۔ قبر سے مراد برزخی قبر ہے یعنی وہ مقام جزا جو ہر انسان کو بعد الموت اس کے اعمال جاریہ کے بدلے میں ملتا ہے۔ اس سے خاکی قبر مراد لینا غلطی ہے۔ کیونکہ یہ معنے حقیقت حال سے بہت دور ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر کئی قسم کے اعتراض پڑتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک میں حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبریں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی جانب یعنی بائیں طرف واقع ہیں (ملاحظہ ہو۔ تنقید علامہ سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ در کتاب وفاء الوفاء فی دیار المصطفےٰ) میں نے وہاں کے پرانے مجاوروں اور مطوفین سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی قبروں کی ترتیب ایسی ہی بتلائی۔ جیسی اوپر بیان ہوئی ہے۔ پھر جس ترتیب سے حاجیوں کو صلواتیں پڑھائی جاتی ہیں وہ بھی اسی ترتیب سے ہیں جو فی الاصل قبروں کی ہے۔ یعنی پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھائی جاتی ہے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ پر اس کے بعد حضرت عمرؓ پر۔ میرے مطوف نے مجھے یہ بھی تبلایا کہ یہی دستور قدیم الایام سے چلا آتا ہے۔ کوئی آرج کا نہیں ہے۔

بفرض محال اگر مان بھی لیا جائے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی قبریں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں ہیں۔ تو پھر غور کا مقام ہے۔ کہ یہ خیال کیسا ہی لغو ہوگا۔ کہ بوقت تدفین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسد عنصری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد مبارک کے یا تو اوپر رکھا جائے یا نیچے کیونکہ بین ابی بکرؓ و عمرؓ کا مقام صرف اسی صورت میں ہی پایا جا سکیگا۔ پھر حدیث شریف میں لفظ اقوم آیا ہے (اکون نہیں ہے) یعنی میرا قیام ہوگا۔ پس ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ حدیث تمثیلی زبان میں ہے۔ اور قبر سے مراد خاکی قبر نہیں ہے۔ بلکہ وہ برزخی مقام ہے جو ہر انسان کو اس کے اعمال جاریہ کے بدلے میں (بطور جزا) ملتا ہے

پس خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح موعود کا برزخی مقام میرے ہی برزخی مقام میں مدغم ہوگا۔ یعنی اس کے خلفاء نام لیوا میرے ہی خلفاء اور نام لیوا ہونگے۔ اور وہ اور میں دونو شہیدین کے ایک ہی مقام میں ہونگے۔ ایک نبی کے لئے اس کے اعمال جاریہ کی بہترین جزا اس کے خلفاء کے وجود سے بڑھ کر کونسی ہو سکتی ہے کہ تا اس سے اعمال صالحہ کی نہریں چلیں اور ان سے ان کے مراتب بلند ہوتے جائیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح میرے خلفا ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں ویسے ہی مسیح موعودؑ کے خلفا بھی ابوبکرؓ اور عمرؓ صفت ہونگے اور پھر وہ اس کے ہی نہیں بلکہ میرے ہی خلفا ہونگے۔ اور میرے ہی قیام کا موجب ہونگے۔

مسیح موسوی اور مسیح محمدی

بخاری (کتاب بدء الخلق) میں جو احادیث ابن مریم کے بارے میں آتی ہیں۔ وہ کسی صورت میں بھی اس خیال کی مخالف نہیں بلکہ مؤید ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونو ابن مریم دکھائے گئے۔ اسرائیلی بھی اور محمدی بھی۔ دونو کے حلیے بھی مختلف تھے اور علامات ظہور بھی مختلف۔ گڑبڑ صرف ان لوگوں کے دماغ میں پڑ جاتی ہے۔ جو دونو مسیحوں کو ایک ہی وجود خیال کر لیتے ہیں۔ محمدی مسیح کا امتیازی نشان یہ تھا کہ اس کے وقت میں دجال نکلے گا۔ دوسرے یہ کہ وہ طواف خانہ کعبہ میں دو اشخاص کے درمیان اور ان کے سہارے آئیگا۔ پس یہ دو اشخاص اس کے صدیق اور فاروق صفت خلفا ہی تو ہیں جنہوں نے اس کی تعلیم کے نیچے خانہ بیت اللہ کا خود بھی حج کیا اور ان کے لئے حج بدل بھی کرایا بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پورے نقش ہیں۔ روحا ہی سے احرام باندھا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح روحاء سے احرام باندھیگا۔ (اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اور پیشگوئی بھی پوری ہو گئی) میں کتاب کرشمات قدرت کے حصہ اول میں بالتفصیل بتا آیا ہوں کہ خادم کے ہاتھ پر کسی پیشگوئی کا پورا ہونا مخدوم ہی کے حق میں سمجھا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ یاد رہے کہ صدیقی ایمان وہ ہے جو ایک پاک طینت اور صاحب فراست انسان کو خدا کی ہمکلامی سے حاصل ہوتا ہے۔ فاروقی ایمان وہ ہے۔ جو مجاہدات کے ذریعے شیطان کو بھگا بھگا کے حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو تہجد کے وقت کچھ چپکے چپکے اور حضرت عمرؓ کو باآواز بلند پڑھتے ہوئے پایا۔ صبح کو پوچھا تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہا تھا حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں شیطان کو بھگا رہا تھا۔ خاکسار غلام حسین بی۔ اے ایس پنشنر دارالفضل قادیان

اشتراکیت اور مذاہب عالم

دنیا کے اقتصادی اور معاشرتی نظام میں بہت بڑا بگاڑ پیدا ہو چکا تھا۔ دنیا کسی بہتر اور کامل نظام کی متمنی تھی جو اس کے دردوں دکھوں کا ازالہ کر سکے! لیکن مذہب اس معاملہ میں نہ صرف خاموش تھا بلکہ کئی پہلوؤں سے روک بنا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ خود اپنی حقیقی روح۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر زندہ اور کامل ایمان کھو بیٹھا تھا۔

ان حالات کے ردعمل کے طور پر اشتراکیت ظاہر ہوئی جو بظاہر دنیا کے سامنے ایک معاشرتی اور اقتصادی نظام پیش کرتی ہے۔ لیکن حقیقتاً وہ بغاوت اور چیلنج کا ایک اعلان ہے۔ دنیا کے ان تمام مذاہب کے خلاف جو اس معاملہ میں دنیا کی راہنمائی کرنے سے قاصر ہے!

احمدیت کا شیوع

دنیا کے لئے ایک بہترین اور کامل نظام زمین و آسمان کا قادر مطلق خدا ہی بنا سکتا ہے۔ جو غیر محدود طاقتوں کا مالک انسانی ضروریات سے پوری طرح باخبر اور ان کو پورا کرنے پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ لیکن آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے اور کوئی مذہبی تحریک اُس زندہ اور باقتدار خدا سے جو مذہب کی جان ہے۔ انسان کا حقیقی اور زندہ تعلق پیدا نہیں کر سکتی۔ احمدیت مذہب کو ایک زندہ حقیقت کے طور پر پیش کرتی ہے۔ اس لحاظ سے آج مذاہب عالم میں صرف احمدیت ہی ہے جو دنیا کی ہر اس تحریک کا کامیاب مقابلہ کر سکتی ہے۔ جو مذہب سے آزاد ہو کر دنیا کی اصلاح کرنے کی مدعی ہو خواہ وہ اشتراکیت ہو یا کوئی اور۔

احمدیت سے اشتراکیت کا مقابلہ

مذہب میں زندگی کی حرارت باقی نہ تھی۔ وہ ہر جگہ ہر مقام میں ہزیمت خوردہ تھا۔ اشتراکیت جس ملک میں جی گئی۔ مذہب کو اس نے مغلوب کر لیا۔ لیکن اب ہمارے قادر مطلق رب نے اسے قادیان کے بالمقابل لا کھڑا کیا ہے۔ یہاں وہ اپنے عزائم پورے نہ کر سکیگی۔ کیونکہ ازل سے خدائی نوشتوں میں یہی مقدر ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ قادیان سے اٹھنے والی آواز نہ صرف یہاں بلکہ دنیا کے ہر گوشہ میں اشتراکیت کا تعاقب کرے گی۔ اور ہر جگہ اس کے لئے موت کا پیغام ثابت ہوگی۔ دنیا کی نظروں میں تو یہ بات شاید ان ہونی ہو۔ لیکن ہماری روحانی آنکھیں تو آج بھی اس تحریک کو احمدیت کے بالمقابل دم توڑتا ہوا دیکھ رہی ہیں۔ وہ وقت بھی انشاء اللہ قریب ہے۔ جب دنیا بھی اس نظارہ کو دیکھ لیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ ہمارے آقا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ متوجہ فرما چکے ہیں احمدیت اور اشتراکیت میں ہونے والی جنگ کے لئے ہر احمدی کو تیار ہو جانا چاہیئے۔ اسکی ایک صورت یہ ہے۔ کہ ہم دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بھروسہ کے ساتھ اس تحریک کا گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ اس کی علمی اور عملی خامیوں پر نظر ڈالیں۔ اور اس کے اصول پر دنیا کی کامل ترین زندہ کتاب یعنی قرآن مجید کی تعلیم کی فوقیت اور برتری ثابت کریں۔

اس مضمون میں عاجز اشتراکیت کے ان دعووں پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہے۔ جو وہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن جنہیں کبھی لباس عملی نہیں پہنایا جاتا۔ بلکہ وقت آنے پر ان کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔

اشتراکیت اور مذہبی آزادی

ایک مذہبی انسان کے لئے سب سے اہم اور مقدس چیز مذہب ہے۔ تحریک اشتراکیت کے حامی جب مذہبی ممالک میں جاتے ہیں۔ تو ان کا دعویٰ ہوتا ہے۔ کہ:۔

"سوشلسٹ سماج میں ہر شخص کو ضمیر اور عقائد کی پوری پوری آزادی ہوگی۔ کسی شخص کے مذہبی اور ذاتی خیالات کیا ہیں۔ اس پر سوشلسٹ سماج کوئی بھی پابندی نہیں لگائیگا ہر شخص کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ جس مذہب یا فلسفہ پر چاہے۔ عقیدہ رکھے۔ اور جس طرح چاہے عبادت کرے۔ مسجد اور مندر اور گرجے کھلے ہونگے"

(سوشلزم کی پہلی کتاب صفحہ ۱۰۷)

مندرجہ بالا دعویٰ کس حد تک حقیقت پر مبنی ہے؟ اس کا نظارہ ہمیں روس کی سرزمین میں نظر آتا ہے۔ جہاں یہ تحریک پورے طور پر برسر اقتدار ہے۔ ہندوستان کے مشہور سیاسی لیڈر اور بین الاقوامی شہرت کے مالک پنڈت جواہر لعل صاحب نہرو اس تحریک کے بہت بڑے حامی اور مؤید ہیں۔ آپ روس کی سیاحت کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"سویٹ گورنمنٹ کسی صورت میں بھی مذہب کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی۔ وہاں ایسی سوسائٹیاں بھی ہیں۔ جو مذہب کے خلاف پراپیگنڈا کرتی ہیں۔ اور جو تعلیم مدرسوں اور کالجوں میں دی جاتی ہے۔ اس میں مذہب کا شائبہ تک نہیں" (سویٹ روس صفحہ ۵۲)

مقام غور ہے جن سکولوں اور کالجوں میں مذہبی تعلیم کا شائبہ نہیں۔ وہاں طلباء سوائے دہریت اور الحاد کے اور کونسے خیالات لیکر نکلتے ہوں گے۔ اور اس صورت میں "ضمیر اور عقائد کی پوری پوری آزادی" کا دعویٰ کرنے کا کیا مطلب؟

ایک اور مقام پر پنڈت نہرو لکھتے ہیں:۔

"بعض بڑے بڑے گرجاؤں کو عجائب خانوں میں تبدیل کر دیا گیا"

"ہم نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہجوم جس میں زیادہ عورتیں تھیں۔ گرجا میں جا رہا تھا۔ کوئی انہیں روکتا نہیں تھا۔ لیکن اس راہ سے گذرنے والا کوئی شخص برابر کی دیوار پر ایک عبارت پڑھے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ جو موٹے حروف میں لکھی ہوئی تھی۔ اور جو کارل مارکس کا ایک مشہور مقولہ ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ "مذہب انسانوں کے لئے افیون ہے" (سویٹ روس صفحہ ۲۵)

گویا ایک طرف تو تمام کالجوں اور سکولوں میں "مذہبی تعلیم کا شائبہ تک نہیں"۔ اور دوسری طرف تمام ملک میں مذہب کے خلاف شدید پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ خود گرجاؤں کے باہر مذہب سے برگشتہ کرنے والی عبارتیں لکھی جاتی ہیں۔ جن کا جواب دینے کی مذہب کے حامیوں کو اجازت نہیں ہوتی۔ کیونکہ حکومت کسی صورت میں بھی مذہب کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے اس تحریک کے حامیوں کے نزدیک روس میں "ہر شخص کو ضمیر اور عقائد کی پوری پوری آزادی" حاصل ہے۔

جو لوگ اس تحریک کو محض ایک اقتصادی اور معاشرتی تحریک سمجھتے ہیں۔ جس کا مذہبی امور سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اس مثال سے اس مذہبی آزادی کا اندازہ لگا لیں۔ جو یہ تحریک لوگوں کو دیتی ہے۔ اور جو روس کے کسی مخالف نے نہیں۔ بلکہ اس تحریک کے ایک بہت بڑے حامی اور مؤید نے مشاہدہ کی (باقی)

(خورشید احمد از لاہور)

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران ۳۰ر اپریل ۴۵ء تک منظور کئے جاتے ہیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

(۲۵۸) چک ۵۶۵ گ۔ب لائل پور

پریذیڈنٹ چودھری غلام محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ چودھری محمد دین صاحب لمبردار
" تعلیم و تربیت۔ مولوی محمد شریف صاحب۔
" امور عامہ۔ چودھری برکت علی صاحب
" مال۔ " " " "
" وصایا۔ چودھری محمد علی صاحب۔
محاسب۔ " " " "
امین۔ چودھری برکت علی صاحب۔

(۲۵۹) شاہ پور۔ امر گڑھ (گورداسپور)

پریذیڈنٹ۔ چودھری شاہ محمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ۔ مولوی برکت علی صاحب۔
سکرٹری تبلیغ۔ چودھری شیر محمد صاحب
" تعلیم و تربیت۔ چودھری پیر محمد صاحب
" مال۔ چودھری علی احمد صاحب۔
" امور عامہ۔ چودھری غلام محمد صاحب
" ضیافت چودھری علی احمد صاحب۔

(۲۶۰) کریم پور (جالندھر)

سیکرٹری تبلیغ۔ چودھری سلیمان صاحب
" تعلیم و تربیت۔ ماسٹر جلال الدین صاحب
" مال۔ چودھری غلام محمد صاحب
" امور عامہ۔ غلام محمد صاحب

(۲۶۱) فیروز پور شہر

سیکرٹری مال حکیم عبد العزیز صاحب
" وصایا " " "

(۲۶۲) کنری (سندھ)

پریذیڈنٹ۔ مولوی عبد الباقی صاحب ایم۔اے
سیکرٹری تبلیغ۔ ڈاکٹر احمد دین صاحب
" تعلیم و تربیت " " "
" مال چودھری عطاء اللہ صاحب
" امور عامہ سردار عبد الرحمن صاحب

(۲۶۳) گوٹھ ننھے خاں (خیر پور سندھ)

پریذیڈنٹ چودھری ننھے خاں صاحب
سیکرٹری مال " " "
" تبلیغ " بشیر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت " " "

(۲۶۴) پراونشل انجمن سندھ

امین۔ چودھری عبد الغفور صاحب اکونٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ

(۲۶۵) کیرانی بازار (بنگال)

پریذیڈنٹ مولوی محمد صاحب بی۔اے۔
سکرٹری مسٹر محمد سلیمان صاحب۔

(۲۶۶) ایبٹ آباد

پریذیڈنٹ۔ مولوی عبد الحق صاحب۔
سکرٹری مال۔ قاضی عبد الکریم صاحب
آڈیٹر۔ سید سعید احمد شاہ صاحب

(۲۶۷) کٹنی (سی۔پی)

پریذیڈنٹ۔ مولوی محمد لقمان صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ نواب الدین صاحب۔
" مال۔ " " "
" تعلیم و تربیت۔ صوبیدار محمد رشید صاحب

(۲۶۸) فاضل پور (ڈیرہ غازیخاں)

پریذیڈنٹ۔ جناب محمد اقبال صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ محمد بخش صاحب۔
" مال۔ مولوی عبد العزیز صاحب

(۲۶۹) دہلی چھاؤنی

پریذیڈنٹ۔ چودھری احمد مختار صاحب
سیکرٹری تبلیغ " مسعود احمد صاحب
" تعلیم و تربیت۔ قاضی عبد الحمید صاحب۔

(۲۷۰) احمد آباد

پریذیڈنٹ چودھری عزیز الدین صاحب
سیکرٹری مال۔ مراد علی صاحب۔

(۲۷۱) چکوال

پریذیڈنٹ۔ چودھری کرم دین صاحب مومن۔
امین۔ " " " "
سیکرٹری مال محمد الدین صاحب
محاسب۔ " "

(۲۷۲) چک ۳۱ جنوبی (سرگودھا)

پریذیڈنٹ۔ چودھری غلام رسول صاحب
امین " " "
سیکرٹری مال۔ ماسٹر حسین بخش صاحب

(۲۷۳) ملہہ (لدھیانہ)

پریذیڈنٹ۔ چودھری جمال الدین صاحب
امین " " " "
سیکرٹری مال " کمال الدین صاحب
محاسب " " " "

(۲۷۴) رائے کوٹ (لدھیانہ)

پریذیڈنٹ۔ منشی حکیم نواب خاں صاحب
امین۔ " " " " "
سیکرٹری مال۔ خان احمد حسین صاحب
محاسب۔ " " "

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۲۷۵ - ہسولہ
پریزیڈنٹ مولوی علیغفار صاحب
سکریڑی مال ״

۲۷۶ - کنجاں والا (گورداسپور)
پریزیڈنٹ چودھری حسین بخش صاحب
سکرٹری مال میلا صاحب

۲۷۷ - ادرحمہ (سرگودھا)
پریزیڈنٹ چودھری غلام قادر صاحب
سکرٹری تبلیغ چودھری سردار خاں صاحب
״ تعلیم وتربیت مولوی محمد الدین صاحب
״ مال چودھری احمد خاں صاحب

۲۷۸ سکھر روہڑی
جنرل سکرٹری - ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب

۲۷۹ شاہ جہان پور (یو-پی)
پریزیڈنٹ حافظ سید مختار احمد صاحب
سکرٹری امور عامہ حاجی عبدالقدوس صاحب
״ تعلیم وتربیت حافظ سخاوت علی صاحب
״ تبلیغ حافظ عبدالجمیل صاحب
״ مال ״

۲۸۰ اٹرپنڈی
پریزیڈنٹ شاہ نواز خاں صاحب
سکرٹری مال چودھری صادق علی صاحب

۲۸۱ محمود پور (پٹیالہ)
پریزیڈنٹ علی محمد صاحب
محاسب ״
سکرٹری تبلیغ چودھری عبداللطیف صاحب
״ تعلیم وتربیت میانجی نور محمد صاحب
״ امور عامہ چودھری محمد سلیمان صاحب
״ مال چودھری کریم بخش صاحب
امین ״
آڈیٹر مولوی نعمت اللہ صاحب سامانوی

۲۸۲ بنڈی چیری (شیخوپورہ)
پریزیڈنٹ میاں روشن دین صاحب
سکرٹری تبلیغ میاں مبارک احمد صاحب
״ تعلیم وتربیت مولوی عبدالرحمٰن صاحب
״ مال میاں محمد دین صاحب
״ امور عامہ میاں ضیاء الدین صاحب

۲۸۳ سیدوالا
سکرٹری تبلیغ میاں شیر محمد صاحب
״ تعلیم وتربیت میاں احمد دین صاحب
״ مال ماسٹر محمد یوسف صاحب
״ امور عامہ شیخ امام الدین صاحب

۲۸۴ مروڑی (سنگرور)
پریزیڈنٹ محبوب احمد صاحب
سکرٹری تعلیم ״
محاسب ״
سکرٹری تربیت چودھری جلال دین صاحب
״ تبلیغ چودھری برکت اللہ صاحب
״ امور عامہ ״ امر علی صاحب
״ مال ״ کرم علی صاحب
امین ״ محمد کالو صاحب
آڈیٹر نعمت اللہ صاحب سامانوی

۲۸۵ بینڈوری
پریزیڈنٹ ملک غلام نبی صاحب پنشنر
سکرٹری تعلیم وتربیت - ״
جنرل سکرٹری ملک محبوب عالم صاحب
سکرٹری تبلیغ ملک حیات بخش صاحب
امین ملک میراں بخش صاحب

۲۸۶ حافظ آباد
پریزیڈنٹ چودھری ہارون رشید صاحب تمیم
جنرل سکرٹری چودھری بشیر احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ محمد مراد صاحب
״ تعلیم وتربیت قاضی ضیاء اللہ صاحب
״ وصایا محمد مراد صاحب
״ مال قاضی ضیاء اللہ صاحب

۲۸۷ آسنور (کشمیر)
پریزیڈنٹ سید قطب الدین صاحب
سکرٹری امور عامہ خواجہ غلام محمد صاحب نائک

۲۸۸ مظفر گڑھ
پریزیڈنٹ میاں ناصر علی صاحب
سکرٹری تبلیغ - ملک غلام احمد صاحب
״ مال ״
״ تعلیم وتربیت ملک علی حیدر صاحب

۲۸۹ مردان
سکرٹری مال میاں محمد حسین صاحب ہیڈ ڈرافٹمین

۲۹۰ غوث گڑھ پٹیالہ
سکرٹری تبلیغ چودھری محمد ابراہیم صاحب
״ تعلیم وتربیت چودھری مبارک احمد صاحب
״ مال حکیم عبدالرحمٰن صاحب قریشی

۲۹۱ لودھراں
پریزیڈنٹ منشی محمود خاں صاحب
جنرل سکرٹری منشی محمد صادق صاحب
سکرٹری تبلیغ مولوی محمد سلیم صاحب
سکرٹری مال ملک محمد موسےٰ صاحب

۲۹۲ عالم گڑھ (گجرات)
پریزیڈنٹ میاں عبدالغنی صاحب پٹواری
وائس ״ میاں محمد الدین صاحب گگا ذر

۲۹۳ کلکتہ
سکرٹری جائیداد بابو محمد رفیق صاحب
״ سکرٹری نشرواشاعت منشی شمس الدین صاحب

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۰۳۴ منکہ پیر بخش ولد یار محمد صاحب قوم سکانی پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن گل گھہوں۔ ڈاکخانہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خاں صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :- ۱۸ بیگہ زمین ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ایک بھینس کی قیمت تقریباً ۲۰۰ روپے ہے۔ پیر بخش بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا گواہ شد۔ حاجی اللہ بخش۔ ڈیرہ غازی خان کھلوں

نمبر ۷۸۴۹ منکہ غلام قادر ولد چودھری علی محمد قوم کھبٹہ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء ساکن چک ۵۶۵ گ-ب ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۱۴/۱۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۵/ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی + العبد غلام قادر بقلم خود گواہ شد بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ معقول احمد مولوی فاضل انسپکٹر وصایا۔

خط وکتابت کرتے ہوئے
نمبر خریداری ضرور نوٹ فرمایا کریں۔
(مینیجر)

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں ضروری گزارش

مجلس مشاورت ۲۰ھش/۱۳۲۰ میں نظارت تعلیم وتربیت کی تجویز کے متعلق حضرت مصلح الموعود امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کثرت آراء کے حق میں یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ جس جماعت کے چندہ دہندگان کی تعداد بیس یا بیس سے زیادہ ہو وہ لازماً روزنامہ اخبار "الفضل" منگوائے۔ اور جس کے چندہ دہندگان اس سے کم ہوں۔ وہ کم سے کم "الفضل" کا خطبہ نمبر خریدے۔ اب جبکہ دنیا دار جماعتوں کے حالات بھی بہت بہتر ہوچکے ہیں۔ جملہ نمائندگان کو خاص توجہ فرما کر اپنی اپنی جماعت کے متعلق اس بات کا اطمینان کرلینا چاہیئے۔ کہ آیا وہ اس فیصلہ کی تعمیل کرنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی غافل تو نہیں رہی۔ اور انفرادی طور پر بھی مؤثر طور پر تحریک کرنی چاہیئے تاکہ ہر ذی استطاعت روزانہ "الفضل" منگوائے۔ یا کم از کم خطبہ نمبر ہی منگوائے۔ اور اپنے غیر احمدی وغیر مسلم احباب کو باقاعدہ پڑھا کر تبلیغ کے فرض کی ادائیگی کی کوشش کرے۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے فرمان کے مطابق "ساعت اقدام آپہنچی ہے یا آنے والی ہے" اس لئے اب غفلت میں پڑے سونے کا وقت نہیں۔ بلکہ خدا کے موعود مصلح موعود کی آواز کی طرف ہر آن کان رکھنے کا وقت ہے اور ہشیار رہتے ہوئے "ساعت اقدام" کے اعلان کا انتظار کرنا ہی آپ کو پہلی گھڑی میں ثواب حاصل کرنے کی توفیق دلا سکتا ہے۔ اور اس مبارک ساعت کا اعلان اور اس سے متعلق حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے فرمودہ جملہ احکام جلد سے جلد پہنچانے کی سعادت "الفضل" کو ہی نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ۔ اس تحریک کے ذریعہ نمائندگان مجلس مشاورت کو بالخصوص اور جملہ احباب کرام کو بالعموم "الفضل" کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس سلسلہ میں پوری سرگرمی سے کوشش فرما کر ممنون فرمائینگے

(مینیجر الفضل)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لق و دق تپتے ہوئے صحراؤں۔ سنگلاخ وادیوں۔ پُرخار جنگلوں۔ چٹیل و بے آب و گیاہ میدانوں۔ دشوارگزار و سربفلک پہاڑوں۔ کف بہ دہن سمندروں۔ سہمگین دریاؤں میں

لاکھوں میل کا سفر

کرکے حصولِ علوم کا جو مقصد آپ کو حاصل نہ ہو سکے وہ مدعا گھر بیٹھے

(۱) گلدستہ تعلیم الدین مجلّد ہدیہ ڈھائی روپے
(۲) کلید لغات القرآن۔ ہدیہ ڈیڑھ روپیہ
(۳) فقہ احمدیہ (زنانہ) معہ فتاوی احمدیہ ہدیہ ڈیڑھ روپیہ
(۴) محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ دو روپے
(۵) آسمانی پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش ہدیہ دو روپے
(۶) مقابلہ وید و قرآن کریم ہدیہ ایک روپیہ
(۷) سیرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ ایک روپیہ

جیسی بے نظیر علمی کتب اور مذہبی تصنیفات کے مطالعہ سے آسانی حاصل ہو سکتا ہے۔ ان سات کتابوں کے ذریعہ آپ دینیات پڑھانے کا مدرسہ اور علوم دین کی درسگاہ جاری کر سکتے ہیں۔

المشتہر: حکیم محمد عبداللطیف شہید منشی فاضل۔ ادیب فاضل قادیان شریف

حمیدیہ فارمیسی قادیان

ہر ایک کہن مرض کے لئے ہمارے دیرینہ مجربات طلب فرمائیں

پروپرائٹر: حمیدیہ فارمیسی قادیان

ذیابیطس

مجرب ذیابیطس: کثرت پیشاب، شوگر، البیومن کا اخراج وغیرہ عوارضات کیلئے بیحد مفید ہے۔ قیمت پونے چار روپے

بڑھاپے کا اثر

قوت: عمر کی زیادتی باعث کمزوری ہمہ قسم۔ یہ تمام قسم کی کمزوری کو رفع کرنے میں اکسیر ہے۔ قیمت سوا پانچ روپے

پتھری

سٹون: گردہ۔ مثانہ۔ پتھر خواہ کسی حصہ جسم میں ہو۔ سٹون بلا تکلیف خارج کر سکتی ہے۔ قیمت تین روپے بارہ آنے

ملنے کا پتہ

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

ضرورت ہے

ہمیں اپنے کارخانہ کے لئے قابل اور محنتی فٹروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی

اکسنز لمیٹڈ قادیان

قبر کے عذاب سے بچو

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کرکے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ پھر ان کو راہ راست پر لانے کے لئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے کہ "جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے اور پاپ زور پکڑتا ہے تب تب میں نمودار ہوتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر نئے سرے سے دھرم کی شان کو دوبالا کرتا ہوں" مگر اسلام کے پیشتر کے تمام مذاہب خاص خاص قوم و خاص خاص ملک کے لئے تھے۔ اس لئے جب وہ وقت آیا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب **اسلام** مقرر فرمایا۔ تب دوسرے مذاہب میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ اسلام میں جاری کیا گیا۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مقرر فرمائے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ اگر کسی غیر مسلم کا دعویٰ ہو کہ اب بھی اس کی قوم میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو ایسے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم **بیس ہزار روپیہ انعام** دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر تاقیامت یہ ممکن نہیں۔ یہ سلسلہ صرف اسلام میں جاری ہے۔ اس طرح اس صدی میں اسلام میں

حضرت مرزا غلام احمد کا ظہور

ہوا۔ جو لوگ آپ کو صادق نہیں مانتے۔ انکو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں **ورنہ یاد رکھو** مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتے آئینگے۔ اور تم نے اپنے زمانہ کے ربانی مصلح کو مانا یا نہیں۔ اسکی پرسش ہو گی۔ ماننے والے کے لئے جنت ہے اور منکر کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق مزید لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر **مفت** ارسال کیا جاتا ہے۔

خاکسار: عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

دواخانہ خدمت خلق کی مجرب زود اثر ادویات

(۱) "شفا کن" ملیریا کی بہترین دوا ہے ... قیمت ایک صد قرص .... عہ
(۲) سرمہ "ممیرا خاص" جملہ امراض چشم کی بہترین دوا ہے۔ قیمت فی تولہ ۶ر چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ر
(۳) "تریاق کبیر" گھر کا ڈاکٹر۔ ہر مرض کا فوری علاج۔ قیمت بڑی شیشی ے ر درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۱ر
(۴) "زد جام عشق" مردانہ طاقت کی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ چھ گولیاں۔
(۵) "حب مروارید عنبری" اعضائے رئیسہ کی مجرب دوا ہے۔ قیمت اسی گولیاں سے
(۶) دوائی "فضل الٰہی" اولاد نرینہ کی بہترین دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۱۶ عہ
(۷) "حب جند" دماغی اور اعصابی کمزوری کی لاجواب دوا ہے۔ قیمت ایک صد گولیاں ۱۸ عہ
(۸) "ہمدرد نسواں" اٹھرا کا بے خطا علاج ہے۔ قیمت مکمل کورس ۱۲ عہ
(۹) "معجون فوفل" سیلان الرحم کا بے خطا علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

اس کے علاوہ ہر قسم کی مفردات اور مرکبات مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان

خریداران "الفضل" کی خدمت میں
ضروری اطلاع

جن دوستوں کا چندہ اخبار "الفضل" ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ انکے اخبار کی چٹ پر

سُرخ پنسل کا نشان

کیا جا رہا ہے۔ ایسے دوست اپنا چندہ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے دوستوں کے ذریعہ یا خود ادا فرما کر ممنون فرمائیں۔ ورنہ مشاورت پر عدم ادائیگی کی صورت میں اپریل کے پہلے ہفتے میں وی پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں۔ یا قبل از وقت ترسیل زر کے متعلق اطلاع دیں (منیجر)

کپڑے کی تقسیم میں مزید اصلاح

ملک میں کپڑے کی تقسیم کی موجودہ صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈیپارٹمنٹ نے ایک نئی اسکیم تیار کی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ ہر علاقے کو کپڑے کا ایک بندھا ہوا حصہ رسد دیا جائے۔ جو اس کی آبادی جنگ سے پہلے کی کھپت اور ملک میں کپڑے کی موجودہ مقدار کا لحاظ کرتے ہوئے مقرر کیا جائیگا۔ یہ اطمینان کرنے کے لئے کہ ہر علاقے کو کپڑے کا مقررہ حصہ رسد پوری طرح پہنچتا ہے۔ ٹیکسٹائل کمشنر مال کی نقل و حرکت پر پوری نگرانی رکھے گا۔ جب تک وہ روانگی کا پروانہ جاری نہ کرے۔ کپڑا کارخانے سے کہیں نہیں بھیجا جا سکتا۔ اس کے علاوہ کپڑے کی تیاری اور تقسیم کے مرکز اپنی اپنی فروخت کی تفصیلات مقررہ وقفوں کے بعد ٹیکسٹائل کمشنر کو بھیجتے رہیں گے

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے جاری کیا

AAA 1608

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۶ مارچ جاپانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن فوجیں جاپان اور فارموسا کے درمیان ریوکیو کے جزائر پر اتر رہی ہیں۔ امریکن دستے اوکے ناوا کے جزیرہ میں اتر چکے ہیں یہ جزیرہ جاپان خاص کے جزیرہ کیوشیو سے صرف ۲۱/۲ سو میل ہے۔ اور جاپانیوں کی نہایت اہم چھاؤنی ہے۔ اتحادی ذرائع سے ابھی اس بارہ میں کوئی خبر نہیں ملی۔ البتہ تیس گھنٹے ہوتے ایڈمرل نمٹس کے ایک اعلان میں بتایا گیا تھا۔ کہ بڑے بڑے امریکن جنگی اور طیارہ بردار جہاز ریوکیو کے جزائر میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ طیارہ بردار جہازوں سے اڑ کر امریکن ہوائی جہازوں نے کل بھی ان جزائر پر حملہ کیا تھا۔ انہوں نے چین کے کنارے کے پاس بھی حملے کئے۔ ایک جاپانی قافلہ پر حملہ کر کے اس کے آٹھوں جہاز ڈبو دیئے۔ فارموسا میں ہوائی جہازوں کے ایک کارخانہ پر بھی حملہ کیا گیا۔

کل پھر ٹوکیو پر بھی ہوائی حملہ ہوا۔ جس میں ۲۵۰ ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ یہ حملہ بہت کامیاب رہا۔ اور حملہ آور جہازوں میں سے صرف تین واپس نہ آسکے۔

لنڈن ۲۶ مارچ مغربی محاذ پر فیلڈ مارشل منٹگمری کے دستوں نے رائن کے پار اپنا مورچہ اور چوڑا کر لیا ہے۔ تیسری امریکن فوج نے دشمن کی بہت سی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ شمالی سرے پر مارشل منٹگمری کی فوجوں نے تیس میل لمبا اور سات میل چوڑا مورچہ قائم کر لیا ہے۔ اور وہاں مضبوطی سے پاؤں جما لئے ہیں۔ پہلی امریکن فوج نے بھی اپنا مورچہ اور بڑھا لیا ہے۔ اور اب وہ رائن سے ۱۹ میل آگے نکل گئی ہے۔ یہاں سے دور جنوب کی طرف جنرل پٹن کے دستے گذشتہ ۱۸ گھنٹوں میں چالیس میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور فرینکفرٹ کو بازوؤں کی طرف سے گھیرتے جا رہے ہیں۔ اور اب اس شہر سے بارہ میل دور ہیں۔ امریکن فوجوں کے حملوں سے جرمن فوجوں میں زبردست بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اور پیچھے ہٹتی ہوئی فوجوں سے سڑکیں اٹی پڑی ہیں۔ فرینکفرٹ سے بھی شہری بکثرت بھاگ رہے ہیں۔ فرینکفرٹ ریڈیو نے لاری والوں سے اپیل کی ہے۔ کہ شہریوں کو نکالنے میں پوری طرح مدد دیں۔ اپنی فوجوں کی مدد کے لئے کل اتحادی طیاروں نے ہزاروں اڑانیں کیں۔ اور ۱۰۰ ۱۹ جرمن بکتر بند گاڑیوں۔ بارہ سو لاریوں۔ اور ۲۲۰۰ ریل کے ڈبوں کو برباد کر دیا یا نقصان پہنچایا۔ کل رات برلین پر پھر ۳۴ واں مسلسل حملہ ہوا۔

ماسکو ۲۶ مارچ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوج نے بوڈاپسٹ کے مغرب میں ایک نیا حملہ شروع کیا ہے اور دو سو دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس حملہ میں روسی فوج ۲۸ میل آگے بڑھ چکی ہے۔ اور سات ہزار جرمنوں کو قیدی بنا لیا ہے۔

دہلی ۲۶ مارچ سنٹرل اسمبلی میں یورپین گروپ کے لیڈر نے لارڈ ویول کے انگلستان جانیکا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ان کا یہ سفر ہندوستان کے سیاسی حالات پر اچھا اثر ڈالنے والا ہوگا۔ اور شاید ہندوستان کی گتھی کو سلجھانے کا موجب ہو جائے آپ نے کہا کانگرس اور مسلم لیگ کے لیڈروں پر بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ کوئی ٹھوس تجاویز پیش کرنی چاہئیں۔ آپ نے کہا سان فرانسسکو کانفرنس کے لئے ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کے بارہ میں اس وقت بحث کرنا درست نہیں ممکن ہے۔ اس سے ان کی حیثیت پر اثر پڑے۔

پیرس ۲۶ مارچ اتحادیوں نے ہندچینی کی فرانسیسی فوجوں کو سامان جنگ پہنچانا شروع کر دیا ہے۔

انقرہ ۲۶ مارچ یہاں ایک سو بیس جرمن ایجنٹوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے مسٹر روزویلٹ کے ذاتی سفیر کے کاغذات اور پاسپورٹ وغیرہ اس وقت چرا لیا۔ جبکہ سفیر مذکور ترکی سے عارضی طور پر بلغاریہ گیا ہوا تھا۔

دہلی۔ ۲۶ مارچ حکومت ہند غیر ممالک سے پیتل کی دس ہزار اور تانبے کی ۱۲ ہزار ٹن مقدار منگوا رہی ہے۔

میڈرڈ ۲۶ مارچ جاپان کی ہسپانوی رعایا کے ساتھ جاپان گورنمنٹ کے سلوک پر سپین گورنمنٹ نے باضابطہ اظہار افسوس کیا ہے۔ اور اس بدسلوکی کی وجہ سے اب سپین گورنمنٹ ان ممالک میں جاپان کے مفاد کی نگہداشت نہ کریگی۔ جن سے وہ برسرپیکار ہے۔

لنڈن ۲۶ مارچ اخبار ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کی شکست کے بعد اس کے اسلحہ ساز کارخانوں کو جلد از جلد مرمت کر کے ان میں جاپان کے خلاف استعمال کرنے کے لئے سامان جنگ تیار کیا جائیگا۔

منشی گنج ۲۶ مارچ مختلف دیہات کے قریباً ایک ہزار نیم برہنہ مردوں۔ عورتوں اور بچوں نے شہر کے بازاروں میں جلوس نکالا۔ اور کپڑے کے مطالبہ پر مشتمل نعرے لگائے۔

دہلی ۲۶ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر بنگال نے حکومت ہند کو بنگال میں کپڑے کے قحط کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کپڑے کی ۵ ہزار گانٹھیں کچھ عرصہ تک روزانہ بنگال بھیجی جائیں۔

لنڈن۔ ۲۶ مارچ مارشل منٹگمری نے اتحادی سپاہیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ جرمنی کے مفتوحہ علاقوں میں بسنے والے جرمنوں سے کوئی سروکار نہ رکھیں۔ سوائے کسی سرکاری کام کے کسی سے کوئی بات نہ کریں۔ ان سے نہ مصافحہ کریں۔ نہ ان کے گھروں پر جائیں۔ اور نہ ان سے کوئی تحائف قبول کریں۔ اور اس طرح جرمنوں کو احساس کرایا جائے۔ کہ وہ مجرم ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ مارچ امریکہ کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ آغاز جنگ سے لیکر اب تک کل آٹھ لاکھ ساٹھ ہزار امریکن سپاہی ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔

کلکتہ ۲۶ مارچ سر عبدالحلیم غزنوی ایم۔ ایل۔ اے سنٹرل انڈین چیمبر آف کامرس کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ مارچ محکمہ خارجہ امریکہ کے ایک افسر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دوران جنگ کے سٹرلنگ کے استعمال کے بارہ میں برطانیہ جو کچھ کر رہا ہے۔ اس کا امریکہ میں اچھا اثر نہیں ہوا۔ برطانیہ کی موجودہ تجارتی پالیسی کا یہ ردعمل ہے۔ کہ امریکہ میں برطانی مال پر محصول بڑھا دینے کی تحریک شروع ہو چکی ہے۔

کانڈی ۲۶ مارچ جنوب مشرقی ایشیا کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ وسطی برما میں ۱۴ ویں فوج مانڈلے کے جنوب میں برابر دشمن کا صفایا کر رہی ہے۔ چوکسے سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہانتھا بھی جاپانیوں سے آزاد کرا لیا گیا ہے۔ میکٹیلا کی اتحادی فوج پر دشمن نے توپوں کی مدد سے جوابی حملہ کیا۔ مگر اسے روک لیا گیا۔ اسی طرح یہاں سے شمال مغرب کی طرف بھی اتحادی مورچوں پر بڑے زور کا حملہ کیا گیا۔ مگر اسے بھی کامیابی سے روک لیا گیا۔ لاشیو سیپاؤ روڈ سے اب دشمن کا بالکل صفایا کر دیا گیا ہے۔ پہلی چینی فوج اور پچاسویں ڈویژن کے دستے پیشقدمی کرتے ہوئے اب آپس میں مل گئے ہیں۔

اتحادی بمباروں نے بھی دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر زور زور کے حملے کئے۔ دشمن کے فوجی جمگھٹوں، سامان جنگ، اور رسد کے مراکز کو نشانہ بنایا۔ رنگون مانڈلے ریلوے کے دو پل اڑا دیئے۔

ٹوکیو ۲۶ مارچ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ امریکن دستے کل صبح آکاجیما اور ٹوکاشی کے جزائر پر اتر گئے۔ ان کے اترنے سے پہلے بڑے زور کی گولہ باری ہوئی۔ اتحادی ذرائع سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

دہلی ۲۶ مارچ آج سنٹرل اسمبلی میں فنانس بل کی دوسری خواندگی نامنظور ہو گئی اس کے حق میں ۵۰ اور خلاف ۵۸ ووٹ تھے۔ فنانس ممبر نے اپنی جوابی تقریر میں بتایا۔ کہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان مالی سمجھوتہ پر کس طرح عمل ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ جب تک آڈیٹر جنرل کی منظوری حاصل نہ ہو۔ ہندوستان پر کوئی خرچ نہیں ڈالا جا سکتا۔

مجلس مشاورت کے ایام میں طبیہ عجائب گھر کے اوقات

مجلس مشاورت کے تین ایام میں طبیہ عجائب گھر صبح کے سات بجے سے لیکر شام کے سات بجے تک کھلا رہیگا۔ باستثنا اوقات ذیل۔

(۱) کھانا کھانیکے اوقات (۲) مجلس مشاورت کی کاروائی کے اوقات (۳) نمازوں کے اوقات

احباب ان اوقات کو ملحوظ رکھ کر تشریف لائیں۔

مالک و منیجر طبیہ عجائب گھر۔ قادیان